علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم

نئی زبان

انجمن ترقی اردو کے مصطلحہ مضامین پر ایک نظر

محمد سراج الدین طالب ابن جناب محمد کمال الدین صاحب حیدر آبادی

پتہ
پرانی حویلی حیدرآباد دکن
نمبر مکان ۲۲۲۲

مطبوعہ عماد پریس

[illegible] بازار حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصطلاحات علمیہ

ہر قوم شناخت اشیاء کیلئے ایک ایک شے کا الگ الگ نام اور اظہار مطالب کے لئے
جدا جدا الفاظ مقرر کرلیتی ہے ان اسماء اور الفاظ سے جملے بناتی اور گفتگو کرتی ہے یہی الفاظ
من حیث المجموع اُس قوم کی زبان کہلاتے ہیں۔ اس اصول کو مدنظر رکھیں تو زبان کی بنا کلمات یا
الفاظ پر ٹھیرتی ہے علم الالفاظ (Glossology) کے اعتبار سے دنیا بھر کی زبانوں کے سات شعبے ہیں
(۱) سمیٹک ۔ Semetic (۲) انڈو یوروپی ان ۔ Indo-European. (۳) انڈو چینیز
Indo-Chinese (۴) یورال آل ٹیک ۔ Ural-Altaic (۵) ڈراوے
ڈی ان Dravadian (۶) ملایا پالی نی شے ان ۔ Malay-Poleynesian
(۷) بن ٹو Bantu ان میں سے ہر ایک کی ذیلی تقسیم بھی ہے چنانچہ سمٹک میں
عربی ۔ عبرانی ۔ آرمیک ۔ Armaic ای تھی یوپک Ethiopic انڈو یوروپی
ان میں ۔ سنسکرت ۔ فارسی ۔ یونانی ۔ لاطینی ۔ فرانسیسی ۔ جرمن ۔ انگریزی ۔ لورسیسح
ولش ۔ گالک ۔ انڈو چینیز میں ۔ چینی ۔ تبتی ۔ سیامی ۔ یورال آل ٹیک میں ۔ ترکی ۔
ہنگری ۔ فنش ۔ ڈراوے ڈی ان میں تلنگی ۔ کنڑی ۔ ٹامل ۔ ارمی ۔ پالی نی شی ان کی

شاخیں ابھی تحقیق نہیں ہوئیں۔ بن ٹو کی کوئی سو ڈیڑھ سو شاخیں ہیں جو جنوبی آفریقہ میں بولی جاتی ہیں۔ یہ تقسیم لب لہجہ اور تلفظات کے اعتبار سے کی گئی ہے انہیں امور کے لحاظ سے ہماری اردو زبان انڈو یوروپی ان کی ایک شاخ ہے۔

دنیا میں مختلف زبانیں جو پھیلیں اس کے چار وجوہ ہیں۔

(۱) ممالک کی آب و ہوا کے اختلاف کا طبائع اور مخارج پر اثر۔

(۲) اختلافات خیالات۔

(۳) ضروریات ممالک و اقوام۔

(۴) باریک بینی۔

پہلی وجہ سے لب لہجہ اور تلفظ کا اختلاف پیدا ہوا۔ دوسری وجہ سے زبانوں کی ترکیب نحوی اور تصریف صرفی میں فرق ہوا تیسری وجہ سے نئی نئی اشیا ر احتیاج ایجاد ہوئیں اور ان کے الگ الگ نام تراشے گئے چوتھی وجہ نے متشابہ مخارج میں تفرقہ اور نام ہا و اشیا میں چھوٹے بڑے موٹے باریک ترچھے بانکے کا امتیاز پیدا کیا۔ انہیں اسباب سے دنیا میں ملک ملک کی کئی زبانیں رائج ہو گئیں۔

دنیا میں ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ دو تین مختلف الالسنہ اقوام کے میل جول سے بھی ایک نئی زبان پیدا ہو گئی ہندوستان کی اردو اور انگلینڈ کی انگریزی اسی قسم کی زبانیں ہیں۔ اقوام کے ارتباط و اختلاط کے دو وجوہ ہیں۔ (۱) بہ اغراض تجارت و حرفت (۲) بہ اغراض ریاست و سیاست تجارت و حرفت کی غرض سے اقوام میں جب میل جول ہوتا ہے تو اس سے رائجہ زبانوں پر جو اثر پڑتا ہے وہ صرف حرفتی اور بازاری اصطلاحوں تک محدود رہتا ہے اور جو اختلاط ریاست و سیاست کی وجہ سے ہوا اس سے طرفین (حاکم و محکوم) کی زبانوں پر اثر ہوتا ہے۔ خاص عربوں اور ہندیوں کے اس

اختلاط و ارتباط سے ہماری اردو زبان نے جنم لیا۔ کسی زبان کا وجود میں آنا ہی اس کی ترقی کا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی ترقی کے لئے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) گورنمنٹ کی سرپرستی (۲) قوم کی سرپرستی (۳) علوم و فنون کی تدوین و ترویج۔ گورنمنٹ کی سرپرستی سے یہ مراد ہو کہ سرکاری رسل و رسائل معاملات و مقدمات سب قانوناً اسی زبان میں کئے جائیں جسکی ترقی مقصود ہو۔ قوم کی سرپرستی یہ کہ باہمی خط و کتابت تعلیم و تعلم بول چال اسی زبان میں ہو جسکی ترقی مطلوب ہو۔ علوم و فنون کی تدوین و ترویج گورنمنٹ اور قوم کی مشترکہ سرپرستی کا نتیجہ ہوگی۔ جسطرح زبان کی ترقی کے لئے ذرائع ہیں اسی طرح اس کے تنزل کے بھی اسباب ہیں۔ (۱) زبان کے ساتھ گورنمنٹ کی بے اعتنائی (۲) کسی ہمسایہ یا ہمعصر یا حکمران زبان کی قوم میں دلعزیزی۔ گورنمنٹ کی بے پروائی تو یہ ہے کہ اپنے رسل و رسائل یا اور کاروبار اس زبان میں موقوف کر دے۔ اور قوم کی بے اعتنائی یہ کہ اپنی زبان چھوڑ کر کسی اور زبان میں زیادہ دلچسپی لینے لگے یا یہ کہ اپنی زبان میں غیر زبان کے الفاظ بے ضرورت استعمال کرنے لگے جیسے ایک صاحب کہتے ہیں "ول۔ ہم آج ایوننگ واک کو نہیں جائیگا"۔ یا کوئی ملا صاحب اسی مطلب کو یوں ادا کرتے ہیں۔ "بہتر۔ ہم امروز تفریح مسا کا عزم نہیں کرینگے"۔ حالانکہ یہی مطلب ہم اپنی زبان میں سلیس طور پر یوں ادا کر سکتے تھے "اچھا۔ ہم آج شام کی سیر کو نہیں جائینگے"۔

تنزل زبان کے انھیں اسباب پر نظر ڈال کر اردو کے سرپرستوں نے ایک انجمن بنام "انجمن ترقی اردو" قائم کی ہے اس کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ زبان اردو کو اور زبانوں کے خلط ملط سے محفوظ رکھکر اس کی ترقی میں کوشش کرے۔ اسی غرض کی تکمیل میں اس نے انگریزی زبان سے اردو زبان میں علوم و فنون جدیدہ و قدیمہ کا ترجمہ شروع کیا ہے اور نئے الفاظ یا اصطلاحات کی اشاعت کے لئے انجمن کے سہ ماہی رسالہ "اردو" میں اصطلاحات و الفاظ مترجمہ معہ الفاظ و اصطلاحات انگریزی چھپنے لگے۔ یہ ہماری نظر سے

گزر رہے ہیں ہم ان اختراعی الفاظ پر اپنی حد معلومات تک تنقیدی نظر ڈالنے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اکثر الفاظ کو طبیعت قبول نہیں کرتی اور ہماری بھولی بھالی زبان پر بار گراں نظر آتے ہیں۔ الفاظ یا تو عجیب ہوتے ہیں۔ یا ان میں تنافر ہوتا ہے یا وہ اپنی پوری معنی ادا نہیں کرتے یا بالکل الٹے معنے بتاتے ہیں

ہمارے سامنے اردو کے دو پرچے ہیں (۱) جلد اول حصہ اول۔ اسمیں فزکس Physics کی اصطلاحات چھپی ہیں۔ (۲) جلد اول حصہ دوم۔ اس میں ہیڈروسٹیٹکس Hydrostatics۔ اسٹیٹکس Statics جامٹری کل کونکس Geometrical Conics۔ اور میوزیک Music کی اصطلاحات ہیں۔ یہاں ہم انہیں مجلدوں کے الفاظ و اصطلاحات مخترعہ پر بعض کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرینگے اور اپنے مشاغل سے ہمکو جیسی جیسی فرصت ملے آیندہ بھی ایسے الفاظ پر تنقیدی نظر ڈالکر پیش ہدیہ ناظرین کرتے رہینگے۔

سب سے پہلے ہماری نظر بارومیٹر Barometer پر پڑتی ہے یہ ایک آلہ ہوتا ہے جس سے ہوا کا ثقل یا اسکی لطافت معلوم کیجاتی ہے۔ بارومیٹر مرکب ہے "بیراس" یعنی وزن اور "میٹر" یعنی ناپ سے اسکا مرادف وضع کیا گیا ہے "بارپیما" یہ مرکب ہے بار اور پیما سے۔ بار کے معنی ہیں بوجھ اور پیما مشتق ہے پیمودن سے جسکے معنی ہیں ناپنا۔ وزن یا ثقل قابل پیمایش نہیں ہے اسلئے ایسے آلے کیلئے لفظ پیما مفہوم میں مغالطہ پیدا کرنیوالا ہے۔ اس آلے کا تعلق ہوا سے ہے کوئی ایسی بات نہ لفظ بارپیما میں ہے اور نہ بارومیٹر میں جس سے یہ سمجھ سکیں کہ یہ آلہ ہوا سے متعلق ہے۔ ترجمہ اتنا ہی تحت اللفظی نہیں ہونا چاہئے۔ بہتر نہیں تھا اگر اسکو مقیاس الہوا کہتے ہوا کے ثقیل یا سبک ہونے کو
پیمایش کرنا یا ناپنا ہرگز نہیں کہینگے۔ بلکہ اندازہ لگانا یا قیاس کرنا کہینگے مقیاس الہوا ہی بہتر لفظ ہے ۱
اور شہرت یافتہ بھی ہے۔

۲ تھرمامیٹر Thermometer کا ترجمہ "تپش پیما" کیا گیا ہے پہلے تو یہ کہ تپش بھی قابل پیمایش نہیں بلکہ صرف قیاس میں آنے والی کیفیت ہے۔ دوسری یہ کہ تپش اضطراب یا تڑپ کو کہتے ہیں۔ صاحب برہان،

رکھا ہے کہ

"تپش بکسر ثانی بروزن و معنی طپش است کہ اضطراب حرکت از گرمی و حرارت باشد"

اسکا مشہور نام مقیاس الحرارت کسی وجہ سے قابل اصلاح یا قابل ترک نہیں پایا جاتا۔ ہمارا خیال ہے کہ ایسے آلے یا میٹر جتنے کچھ ہوں انکی تین طرح تقسیم ہونی چاہئے۔ پہلے وہ آلے جو کسی چیز کا کوئی خاص انداز یا قیاس قائم کریں یا بتائیں۔ انکا اردو ترجمہ سابقۂ مقیاس سے ہونا چاہئے۔ دوسرے وہ آلے جو کسی چیز کی کوئی ناپ بتائیں ایسے الفاظ کیلئے پیما کا لاحقہ ترجمہ میں مناسب ہے۔ جیسے مکرامیٹر Micrometer خُردہ پیما۔ ورنیر Vernier کسر پیما وغیرہ۔ تیسرے وہ آلے جو کسی چیز کا کوئی وزن بتائیں۔ ایسے الفاظ کے لئے میزان کا سابقہ یا سنج کا لاحقہ ترجمہ میں بہتر ہو گا۔

۲۔ بیورٹ Burette کا ترجمہ ظرفک کیا گیا ہے اور ظرفک تصغیر کی وجہ سے غریب تو ضرور ہو گیا علاوہ بریں ظرفک میں کوئی ایسے معنی مضمر نہیں جو بیورٹ کی کوئی خاص شکل بتاتے ہوں۔ ظرف کہتے ہیں برتن کو ظرفک کہینگے تو اوس کے معنی ہونگے چھوٹا برتن۔ اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ یہ کھلا ہے یا بند یا زیادہ گہرا یا سیال چیز رکھنے کے قابل ہے یا صرف غیر سیال۔ پھر ظرفک ہی ترجمہ کیوں۔ اور کیوں مرتبان یا سبوچہ ترجمہ نہ کیا سبوچہ میں خصوصیت سیال چیز رکھنے کی ہے جو بیورٹ میں ہے اور مصغر بھی ہے عام فہم بھی ہے اور سبوچہ زجاجی کہہ سکتا ہے جسکی جینی بھی گلی بھی۔

۴۔ سلفیورک ایسڈ Sulphuric Acid کا ترجمہ کیا گیا ہے گندھک کا تیزاب، اس کے ساتھ قوسین میں لکھا گیا ہے "بازاری نام"، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی ایسا اصطلاحی نام درکار ہے جو تا کبریدہ ترشہ ہو[1]

---

[1] پہلے سلفیورک ایسڈ کا ترجمہ "کبریدہ ترشہ" کیا گیا تھا۔ کبریت سے کبریدن مصدر بنا کے اسکا مفعول کبریدہ سلفیورک کے مقابل لیا گیا۔ اور ایسڈ کیلئے ترش سے ترشہ بنا لیا گیا اور اس کی رقت بتانے کے لئے عربی کا ۃ شروع میں لگا دیا گیا معلوم ہوا کہ یہ ترجمہ بعد میں ناپسند ہوا یا ہان ہم نے اس لفظ کو مہمل کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

[2] مثلاً ہمنے اپنے ترجمہ میں ترش سے ترشا بصرف ابجو سے بنایا ہے کہ آپکی ترکیب سے اسکی ماہیت بتائی جائے اسی قسم کی ترکیب فارسی میں مستعمل ہی ہے۔

اس کے لئے ہم نے "رشتابہ گوگرد" تجویز کیا ہے اس سے سلفیورک سڈ کے پورے معنی ادا ہوجاتے ہیں اور ترکیب یا الفاظ غریب بھی نہیں۔

۵۔ لیبارٹری Laboratory کا ترجمہ کیا گیا ہے "معمل" اس میں شک نہیں کہ عربی زبان کے لئے اس لفظ کا ترجمہ بہت درست ہے مگر اردو زبان کے لئے ٹھیک نہیں۔ اسکا ترجمہ "تجربہ خانہ" کیا جا چکا ہے یہ اس سے قریب الفہم ہے۔

۶۔ کارک سکویزر Cork-Squeezer کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ "کاک بیلن" "کاک بھینچنے کا آلہ" اس کے عوض اگر ہم "کاک بھینچنی" کہیں تو بہتر ہوگا۔ اس قسم کا اسم آلہ ہماری اردو میں مستعمل ہے جیسے پھونکنی، پھکنی، چھلنی وغیرہ۔

۷۔ میکانکل کنسٹرکشن Mechanical Construction کا ترجمہ کیا گیا ہے "بنانے کی آلی ترکیب"، میکانکل کا ترجمہ عربی میں "آلی" کیا گیا ہے مگر عربی کا یہ جوڑ ہماری اردو کے ساتھ ٹھیک نہیں لگتا اور پوری ترکیب بے معنی سی ہو جاتی ہے "آلے سے بنانے کی ترکیب" اگر یہ ہی طور پر کہیں تو غالباً کوئی بری بات نہیں۔

۸۔ ڈیاگونل Diagonal کا ترجمہ "قطر" کیا گیا ہے حالانکہ "قطر" "ڈیا مے ٹر" کا ترجمہ ہے اور یہ مخصوص ہے دائرے کے ساتھ اور "ڈیاگونل" مخصوص ہے چار گوشہ شکل کے ساتھ۔ ڈیاگونل کیلئے ہمارے پاس لفظ "وتر" موجود ہے اگر یہ لفظ "کارڈ" Chord کے لئے مخصوص کیا گیا ہے تو اسکو کوئی اضافت لگانی چاہیے جیسے "چار گوشہ کا وتر"۔

۹۔ آل لائے Alloy کا ترجمہ کیا گیا ہے "طوان دھات۔ آمیختہ" حالانکہ اسی معنی میں ہمارے پاس "غش" "کھوٹ" "جوڑ" مستعمل ہے۔

۱۰- آرم آف اے کپل *Arm of a couple* کا ترجمہ 'جفت کا بازو' کیا گیا ہے اس ترجمے سے انگریزی کے اصل الفاظ کا مطلب واضح نہیں ہوتا 'جفت کی فرد' کہہ سکتے ہیں۔

۱۱- کرین *Crane* کا ترجمہ 'حمالہ' کیا گیا ہے علم جرثقیل ہمارا مدونہ علم ہے مگر ہمیں ہم 'کرین' کے لئے کوئی لفظ نہیں ملسکا اور ایک نیا لفظ تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی۔ ایسے آلے کا نام (غلط العوام کے طور پر) 'جرثقیل' مشہور ہے۔

۱۲- پی رانڈ *Pyramid* کا ترجمہ 'مخروط مضلع' کیا گیا ہے اگرچہ مولوی ذکاء اللہ صاحب نے بھی اسکا ترجمہ یہی کیا ہے مگر نامانوس اصطلاح ہے۔ ہمارے پاس اسی کا نام 'ہرم'[2] موجود ہے اور اس کی جمع اہرام سے سب واقف ہیں چنانچہ 'اہرام مصر' کو سب جانتے ہیں اور یہ شکل انہیں اہرام سے لی گئی ہے پھر کیوں ہرم کو چھوڑتے ہیں۔

۱۳- سسٹرن بارومیٹر *Cistern Barometer* کا ترجمہ 'حوضکدار بارپیما' ہوا ہے۔ چونکہ اس قسم کی ترکیب تصغیر اردو زبان کے لئے ثقیل ضرور ہے ہم اپنے خیال کے مطابق اس کا ترجمہ "حوضی مقیاس الہوا" مناسب سمجھتے ہیں۔

۱۴- فیٹ (آف اے پرپنڈیکولر) *Feet (of a perpendicular)* کا ترجمہ ہوا ہے 'پایوں'۔ دیکھنے کو اور سننے کو بالکل بے معنی ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ پائے پر کوئی حرف عامل واقع ہو تو اسکی صورت 'پایوں' ہوگی یہاں نہ کوئی عامل ہے نہ کوئی اور بات۔ فیٹ سے یہاں مبانی

---

[1] اس لفظ کو اسی معنی میں ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب بجنوری مرحوم نے اپنے مضمون 'محاسن کلام غالب' میں استعمال کیا ہے دیکھو رسالہ اردو، جلد اول حصہ اول صفحہ ۲۰۔ سطر ۹۔

[2] پی رانڈ کا ترجمہ عربی میں بھی ہرم ہوا ہے۔

مراد ہے اگر 'بساتی' اس کا ترجمہ کیا جائے تو برا نہیں۔

۱۵۔ سپوٹ. Spout کا ترجمہ کیا گیا ہے دہانہ ٹونٹی اردو لفظ کو فارسی لفظ کے ساتھ ملا کر مرکب اضافی کرنا زبان کو بے ڈھنگا کرنا ہے۔ ٹونٹی میں خود دہانے کی معنی مرجود ہیں پھر اس تکرار سے کیا حاصل۔ 'سپوٹ' کا ترجمہ اگر صرف ٹونٹی کیا جائے تو کافی ہے۔

۱۶۔ پرزم. Prism کا ترجمہ 'منشور' ہوا ہے۔ فیالن کی لغت میں بھی اسکا ترجمہ یہی چھپا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ٹائپ کی غلطی ہو گئی ہے۔ مگر اس غلطی کو ہماری انجمن کے مترجمین نے بھی نہیں جانچا اور محققین نے بھی نہیں پرکھا۔ ہمنے لفظ 'منشور' پر بڑی تحقیق کی مگر اس لفظ سے صناً نہ ہی کنایۃً ہی کوئی ایسے معنی نہیں نکلے جو پرزم کا ٹھیک ٹھیک مفہوم یا قریب قریب اس کا مطلب بتاتے ہوں۔ ٹائپ کی غلطی بہت بری طرح رائج ہو گئی ہے۔

ذکاء اللہ صاحب نے بھی اس کا ترجمہ یہی کیا ہے اور پنجاب کے ترجموں میں بھی یہی ترجمہ شائع ہوا ہے مگر غلط ہے۔ اس کا اصلی ترجمہ "موشور" ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس غلطی کی اصلاح ہو جائے۔ فقط

وما علینا الا البلاغ